شذرات

تاریخِ اسلام کے ان چودہ سو سالوں میں مسلمانوں کو بحیثیت مجموعی اور اُن کی مختلف قوموں کو فرداً فرداً بارہا اس قسم کے خطرات اور امتحانات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ جن کا گزشتہ ماہ ستمبر میں مسلمانانِ پاکستان کو کرنا پڑا۔ ان نازک وقتوں میں جس چیز نے سب سے زیادہ اور انتہائی مؤثر طریقے سے مسلمان عوام و خواص کے حوصلے بلند رکھے، اُن میں مقاومت کرنے اور ہمت نہ ہارنے کا جذبہ پیدا کیا اور وہ خطروں کے خلاف یک جان و یک قالب ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ اُن کا اسلامی عقیدہ و اذعان تھا۔ مسلمانوں میں مسلمان ہونے کا یہ عقیدہ و اذعان محض ایک منفی جذبہ نہیں، جیسے کہ اکثر اہلِ مذاہب میں اُن کے مذہب کے معاملے میں ہے۔ بلکہ مسلمانوں کا یہ عقیدہ و اذعان ایک فعّال و خلّاق قوت ہے۔ جو اُن کے باطن سے عمل کے سرچشموں کو حرکت میں لاتا ہے اور اُن کے ہاں جوشِ اقدام کی بے پناہ قوتیں بروئے کار آجاتی ہیں۔ ۶ ستمبر سے ۲۳ ستمبر تک مملکت پاکستان میں جو کچھ ہوا، اور ملت کا ہر طبقہ اور ہر ہر فرد ہندوستانی جارحیت کے خلاف جس طرح اٹھ کھڑا ہوا، وہ ہمارے اس دعوے کا بیّن ثبوت ہے۔

اس مملکت کے استحکام اور اس کے دشمنوں کے موجودہ اور آئندہ حملوں سے اسے محفوظ و مامون رکھنے کے لئے ضروری ہے کہ مسلمانانِ پاکستان کے اسلامی عقیدہ و اذعان کو زیادہ سے زیادہ پختہ، مؤثر اور فعّال بنانے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ یہاں تک کہ اُن کے ہاں یہ شعور ایسی حیثیت اختیار کر جائے کہ اُن کے فکر و عمل کے سارے سوتے اسی سے پھوٹیں، اور وہ اُن کی تمام زندگی کو متاثر کرے۔ اب ظاہر ہے ہر عقیدہ و اذعان کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک تو اس کا نظریاتی پہلو ہوتا ہے، اور دوسرا اس نظریاتی پہلو کا عملی زندگی میں جس طرح ظہور ہوتا ہے، وہ پہلو ہے۔ جہاں تک ہمارے اسلامی عقیدہ و اذعان کے نظریاتی پہلو کا تعلق ہے۔ بے شک اس کے بعض اساس ہیں، جو ابدی و لازوال ہیں، اور پھر اُن اساسات کی نظری تعبیریں ہوتی ہیں۔ جو ہر زمانے

میں مختلف طریقوں سے ہوتی رہی ہیں۔ اور جسے اصطلاحاً "علم الکلام" کا نام دیا گیا ہے۔ آج ضرورت ہے کہ ہم اپنے اسلامی عقیدہ و اذعان کے اساسات کی جو نظری تعبیریں کریں۔ وہ ایسی علمی و سائنٹیفک اور ہمہ گیر ہوں کہ وہ ہماری موجودہ اور آئندہ نسلوں کے ذہنوں میں جو نئے نئے علوم حاصل کر رہی ہیں، رچ بس جائیں، اور وہ انھیں اس طرح اپنا لیں جس طرح وہ دوسرے سائنٹیفک حقائق کو اپنا تی ہیں۔

اور جہاں تک اسلامی عقیدہ و اذعان کے عملی پہلوؤں کا تعلق ہے ہمیں نہ صرف عقلی دلائل کے ذریعہ بلکہ عملاً یہ بتانا ہوگا کہ آج انسانیت جن مشکلات سے دوچار ہے اور اسے جو امراض گھن کی طرح کھا رہے ہیں، اُن کا علاج شافی صرف اسلام میں ہے۔ آج سے چودہ سو سال قبل جب اسلام کا بابرکت ظہور ہوا، تو واقعہ یہ ہے کہ اس نے انسانیت کے اُن تمام آلام کو دور کیا، جن میں وہ اس وقت کراہ رہی تھی۔ علامہ اقبالؒ فرماتے ہیں:

ع بے معرکہ دنیا میں ابھرتی نہیں قومیں

بے شک ایک قوم کو ابھرنے کے لئے کسی نہ کسی معرکے سے گزرنا پڑتا ہے ہمیں اس معرکے سے بھی کام لینا چاہئیے۔ اور وہ یہ کہ اس میں جو چیز ہمارے لئے سب سے زیادہ مؤثر اور مفید ثابت ہوتی ہے، اُسے ہم نظری و عملی ہر دو لحاظ سے راسخ کرنے کی کوشش کریں۔

خدا کے فضل و کرم سے پاکستان میں دینی و عربی مدارس کو خوب فروغ ہو رہا ہے اور ملک کے ہر حصے میں یہاں تک کہ چھوٹے چھوٹے قصبات اور دیہات تک میں یہ مدارس کھل رہے ہیں، اور اُن کی تعداد برابر بڑھتی جا رہی ہے۔ خاص طور پر کم استطاعت رکھنے والے غریب طبقوں کے لئے یہ نظامِ تعلیم ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ چنانچہ ہماری قوم کا ایک بہت بڑا حصہ دین سے واقف ہونے کے ساتھ ساتھ تھوڑا بہت جو خواندہ ہو جاتا ہے، تو وہ انھی مدارسِ عربیہ و دینیہ کے طفیل ہے، ان مدارس کی افادیت اور اُن کے منبعِ خیر و برکت ہونے سے انکار کرنا روزِ روشن میں آفتابِ عالمتاب کے وجود سے انکار کرنا ہے۔

مدارسِ عربیہ و دینیہ کے ان فیوض کے اعتراف کے ساتھ علمائے کرام کے بعض حلقوں میں اس ضرورت کا کبھی بڑی شدت سے احساس ہو رہا ہے کہ ان مدارس کا نظام کار اور اُن کا تعلیمی نصاب وقت کا ساتھ نہیں

دے رہا۔ اور اگر ان میں ضروری تبدیلیاں نہ کی گئیں اور ان کو عہدِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق نہ بنایا گیا، تو اِن مدارس کی افادیت آہستہ آہستہ کم ہوتی جائے گی اور ایک وقت آئے گا کہ مُلک کی رائے عامہ ان مدارس کا وجود ایک بار محسوس کرنے لگے گی، اور لوگ ان کی مدد کرنا چھوڑ دیں گے۔ علمائے کرام کے اِن حلقوں میں مدارسِ عربیہ و دینیہ کے نظامِ کار اور نصابِ تعلیم کی اصلاح اور اُن میں ضرورت کے مطابق تبدیلیاں کرنے کے متعلق بڑی سنجیدگی سے غور و خوض کیا جا رہا ہے۔ خدا کرے اس غور و خوض سے مثبت نتائج نکلیں، اور اُن پر عمل کرنے کے بھی امکانات پیدا ہوں اور اس طرح ہمارے یہ ملّی ادارے زمانے کی دست بُرد سے بچ جائیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے الٰہی فکر کو سمجھنے کے لئے جو بنیادی کتابیں ہیں، اُن میں سے ایک "تاویل الاحادیث" ہے۔ یہ کتاب عرصہ دراز سے ناپید تھی، کوشش کر کے اس کے متعدد نسخے بہم کئے گئے۔ اور اُن کا باہم مقابلہ کر کے ایک تصحیح شدہ نسخہ مرتب کیا گیا۔ قارئین "الرحیم" کو یہ سُن کر مسرت ہوگی کہ "تاویل الاحادیث" کی طباعت مکمل ہوگئی ہے۔ اور وہ چند دنوں تک عند الطلب فراہم کی جا سکے گی۔

"تاویل الاحادیث" کی طرح حضرت شاہ صاحبؒ کی دوسری اہم کتاب "تفہیمات" بھی ہمارے ہاں زیرِ طباعت تھی۔ اُس کی پہلی جلد کی طباعت مکمل ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی بہت جلد شائع کر دی جائے گی۔ حضرت شاہ صاحبؒ کی ایک اور کتاب "البدور البازغہ" تصحیح و مقابلہ (ایڈیٹنگ) کے آخری مرحلے میں ہے۔ انشاء اللہ اُس کی طباعت بھی جلد شروع ہو جائے گی۔